روزنامہ

الفضل

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

پیر 18 مئی 2009ء 22 جمادی الاول 1430 ہجری 18 ہجرت 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 109

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

چونکہ انسان اس مطلب کے لئے پیدا کیا گیا ہے کہ اپنے پیدا کرنے والے کو شناخت کرے اور اس کی ذات اور صفات پر ایمان لانے کے لئے یقین کے درجہ تک پہنچ سکے اس لئے خداتعالیٰ نے انسانی دماغ کی بناوٹ کچھ ایسی رکھی ہے کہ ایک طرف تو معقولی طور پر ایسی قوتیں اس کو عطا کی گئی ہیں جن کے ذریعہ سے انسان مصنوعات باری تعالیٰ پر نظر کرکے اور ذرہ ذرہ عالم میں جو جو حکمت کاملہ حضرت باری عزّ اسمہٗ کے نقوش لطیفہ موجود ہیں اور جو کچھ ترکیب ابلغ اور محکم نظام عالم میں پائی جاتی ہے۔ اس کی تہ تک پہنچ کر پوری بصیرت سے اس بات کو سمجھ لیتا ہے کہ یہ اتنا بڑا کارخانہ زمین وآسمان کا بغیر صانع کے خودبخود موجود نہیں ہوسکتا بلکہ ضرور ہے کہ اس کا کوئی صانع ہو اور پھر دوسری طرف روحانی حواس اور روحانی قوتیں بھی اس کو عطا کی گئی ہیں تا وہ قصور اور کمی جو خداتعالیٰ کی معرفت میں معقولی قوتوں سے رہ جاتی ہے روحانی قوتیں اس کو پورا کردیں۔ کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ محض معقولی قوتوں کے ذریعہ سے خداتعالیٰ کی شناخت کامل طور پر نہیں ہوسکتی۔ وجہ یہ کہ معقولی قوتیں جو انسان کو دی گئی ہیں ان کا تو صرف اس حد تک کام ہے کہ زمین وآسمان کے فرد فرد یا ان کی ترتیب محکم اور ابلغ پر نظر کرکے یہ حکم دیں کہ اس عالم جامع الحقائق اور پُرحکمت کا کوئی صانع ہونا چاہئے۔ یہ تو ان کا کام نہیں ہے کہ یہ حکم بھی دیں کہ فی الحقیقت وہ صانع موجود بھی ہے۔ لیکن ظاہر ہے کہ بغیر اس کے کہ انسان کی معرفت اس حد تک پہنچ جائے کہ درحقیقت وہ صانع موجود ہے۔ صرف ضرورت صانع کو محسوس کرنا کامل معرفت نہیں کہلاسکتی کیونکہ یہ قول کہ ان مصنوعات کا کوئی صانع ہونا چاہئے اس قول سے ہرگز برابر نہیں ہوسکتا کہ وہ صانع جس کی ضرورت تسلیم کی گئی ہے فی الحقیقت موجود بھی ہے۔ لہٰذا حق کے طالبوں کو اپنا سلوک تمام کرنے کے لئے اور اس فطرتی تقاضا کو پورا کرنے کے لئے جو معرفت کاملہ کے لئے ان کی طبائع میں مرکوز ہے اس بات کی ضرورت ہوئی کہ علاوہ معقولی قوتوں کے روحانی قویٰ بھی ان کو عطا ہوں تا اگر ان روحانی قوتوں سے پورے طور پر کام لیا جائے اور درمیان میں کوئی حجاب نہ ہو تو وہ اس محبوب حقیقی کا چہرہ ایسے صاف طور پر دکھلا سکیں جس طور سے صرف عقلی قوتیں اس چہرہ کو دکھلا نہیں سکتیں۔ پس وہ خدا جو کریم ورحیم ہے جیسا کہ اس نے انسانی فطرت کو اپنی کامل معرفت کی بھوک اور پیاس لگادی ہے۔ ایسا ہی اس نے اس معرفت کاملہ تک پہنچانے کے لئے انسانی فطرت کو دو قسم کے قویٰ عنایت فرمائے ہیں۔ ایک معقولی قوتیں جن کا منبع دماغ ہے اور ایک روحانی قوتیں جن کا منبع دل ہے اور جن کی صفائی دل کی صفائی پر موقوف ہے اور جن باتوں کو معقولی قوتیں کامل طور پر دریافت نہیں کرسکتیں روحانی قوتیں ان کی حقیقت تک پہنچ جاتی ہیں اور روحانی قوتیں صرف انفعالی طاقت اپنے اندر رکھتی ہیں یعنی ایسی صفائی پیدا کرنا کہ مبدء فیض کے فیوض ان میں منعکس ہوسکیں۔ سو ان کے لئے یہ لازمی شرط ہے کہ حصول فیض کے لئے مستعد ہوں اور حجاب اور روک درمیان نہ ہو۔ تا خداتعالیٰ سے معرفت کاملہ کا فیض پاسکیں اور صرف اس حد تک ان کی شناخت محدود نہ ہو کہ اس عالم پُرحکمت کا کوئی صانع ہونا چاہئے بلکہ اس صانع سے شرف مکالمہ مخاطبہ کامل طور پر پاکر اور بلاواسطہ اس کے بزرگ نشان دیکھ کر اس کا چہرہ دیکھ لیں اور یقین کی آنکھ سے مشاہدہ کرلیں کہ فی الحقیقت وہ صانع موجود ہے۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 ص 7)

سوتے وقت کی دعا

حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سوتے وقت جو دعا سکھائی اس میں یہ الفاظ بھی تھے۔

اے اللہ میں نے اپنی جان تجھے سونپی اور اپنی توجہ تیری جانب کرلی اور اپنا سب معاملہ تیرے سپرد کردیا اور تجھے ہی اپنا سہارا بنایا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الدعوات باب اذا بات طاھراً حدیث نمبر 5952)

سارے کنبے کو سنادیں

حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا:۔

جس شخص کے پاس یہ اشتہار پہنچے اس پر فرض ہے کہ گھر میں جاکر اپنے کنبے کی عورتوں کو تمام مضمون اس اشتہار کا اچھی طرح سمجھا کر سناوے۔ اور ذہن نشین کردے اور جو عورت خواندہ ہو اس پر بھی لازم ہے کہ ایسا ہی کرے۔

اشتہار۔ بدرسوم کی ممانعت:

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

آج ہم کھول کر بآواز کہہ دیتے ہیں کہ سیدھا راہ جس سے انسان بہشت میں داخل ہوتا ہے، یہی ہے کہ شرک اور رسم پرستی کے طریقوں کو چھوڑ کر دین (حق) کی راہ اختیار کی جائے۔ اور جو کچھ اللہ جلشانہ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اس کے رسولؐ نے ہدایت کی ہے اس راہ سے نہ بائیں طرف منہ پھیریں نہ دائیں۔ اور ٹھیک ٹھیک اسی راہ پر قدم ماریں۔ اور اس کے برخلاف کسی راہ کو اختیار نہ کریں.....

ہماری قوم میں یہ بھی ایک بدرسم ہے کہ شادیوں میں صدہا روپیہ کا فضول خرچ ہوتا ہے۔ سو یاد رکھنا چاہیے کہ شیخی اور بڑائی کے طور پر برادری میں بھاجی تقسیم کرنا اور اس کا دینا اور کھانا یہ دونوں باتیں عند الشرع حرام ہیں اور آتشبازی چلوانا اور کنجروں اور ڈوموں کو دینا یہ سب حرام مطلق ہے۔ ناحق روپیہ ضائع جاتا ہے۔ گناہ سر پر چڑھتا ہے۔ صرف اتنا حکم ہے کہ نکاح کرنے والا بعد نکاح کے ولیمہ کرے یعنی چند دوستوں کو کھانا پکا کر کھلا دیوے۔

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 87)

(مرسلہ: ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ)

عطیہ برائے گندم

ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے اس کار خیر میں ہر سال بڑی تعداد میں مخلصین جماعت احمدیہ حصہ لیتے ہیں۔ لہٰذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخ دلی سے حصہ لیں۔ جملہ نقد عطیہ جات بمد گندم کھاتہ نمبر 14-3/4550 معرفت مکرم افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمائیں۔

(صدر کمیٹی امداد مستحقین گندم دفتر جلسہ سالانہ ربوہ)

تربیت کے لئے بچوں کو نہ مارنے کے 10 دلائل

حضرت خلیفة المسیح الاول کا اہم ارشاد

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی لکھتے ہیں:

29 مارچ 1905ء کو میں حضرت مولانا نورالدین صاحب کی خدمت میں حاضر تھا باتوں ہی باتوں میں اس بات پر ذکر آ گیا کہ آپ عبدالحی کو بہت آزاد کیوں رکھتے ہیں اور اس کو کبھی تنبیہ نہیں کرتے۔

فرمایا میں اس کو مناسب تنبیہ تو کرتا ہوں اور ایسے طریقہ پر کہ اسے ذرا بھی ناگوار نہیں ہوتا اور وہ اصلاح کر لیتا ہے۔ لیکن بچوں کو مارنا پیٹنا یہ میں بالکل نامناسب سمجھتا ہوں اور مندرجہ ذیل وجوہ ہیں جو میں اس کو کھلا چھوڑ دیتا ہوں۔

1۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اکرموا اولادکم یعنی اپنی اولاد کی تکریم کرو اس لئے اس حدیث پر عمل ضروری ہے۔

(2) صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی پیروی میں دیکھتا ہوں کہ انہوں نے بچوں کو زدوکوب سے پرورش نہیں کیا۔

(3) پھر میں یہاں تک بھی پاتا ہوں کہ عہد رسالت میں بچوں کو ہرگز نہیں مارا جاتا تھا۔

(4) جبکہ شریعت اور خداتعالیٰ نے ان کو ابھی مکلّف نہیں کیا تو ہم کون ہیں جو مکلّف کر سکیں۔

(5) عبدالحی اللہ تعالیٰ کی ایک آیت ہے حضرت اقدس کی ایک پیشگوئی کے موافق پیدا ہے۔ آیت اللہ کی بے حرمتی اچھی نہیں۔

(6) خود حضرت اقدس کو میں دیکھتا ہوں کہ وہ بچوں کو زجر و توبیخ نہیں کرتے۔ میں نے خود سنا ہے کہ جب کبھی (اماں جان) نے کسی بچہ کی کوئی شکایت کی ہے تو فرمایا ہے کہ میں دیکھتا ہوں کہ اس کی فطرت اس سے کیا کراتی ہے میں دعا کروں گا۔

(7) اولاد کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں کہ وہ نیک ہو تا کہ ہمارے لئے دعائیں کرنے والی ہو لیکن اگر شروع ہی سے ہم ان کے دل میں اپنے لئے بغض پیدا کر لیں گے تو وہ دعائیں کرنے والی ہوں گی یا بددعا کرنے والی۔

(8) میری اور میرے بھائی بہنوں کی تربیت کبھی اس رنگ سے نہیں ہوئی میرے والدین ہم سب پر اور مجھ پر بہت ہی بڑی عنایت اور شفقت کیا کرتے تھے۔ ہماری تعلیم کے لئے وہ کبھی بڑے سے بڑے خرچ کے لئے بھی آزردہ خاطر نہ ہوتے تھے بلکہ بڑی خوشی سے ادا کرتے تھے۔ میں نے کبھی اپنے والد یا والدہ ماجدہ سے کوئی گالی بچوں کو نہیں سنی بلکہ والدہ صاحبہ جن سے ہزاروں لڑکیوں اور لڑکوں نے قرآن شریف پڑھا ہے وہ اگر کسی کو گالی دیتی تھیں تو وہ یہ گالی دیتی تھیں۔ محروم نہ جاویں۔

(9) جب ہم خود باوجودیکہ اس قدر عمر ہوگئی ہے اور بہت کچھ پڑھا اور پڑھایا ہے بھی غلطی کر بیٹھتے ہیں تو جن کو کچھ بھی واقفیت اور علم نہیں اگر غلطی کر بیٹھیں تو پھر اس قدر غصہ اور غضب کیوں ہو۔

(10) غلطیوں اور فروگذاشتوں پر دعا کرنی چاہئے۔ حضرت اقدس گھر میں ایک دفعہ فرما رہے تھے کہ لوگ جو کسی پر ناراض ہوتے ہیں مجھے حیرت ہے کیوں ناراض ہوتے ہیں کیا انہوں نے اس کے واسطے چالیس دن رو کر دعا بھی کی ہے اگر چالیس دن رو کر دعا کرے اور پھر بھی اس کی اصلاح نہ ہو تو البتہ اسے ناراض ہونے کا موقعہ ہے۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

25 مئی 2009ء

12-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
12-30 am	عربی سروس
2-35 am	گلشن وقف نو
3-45 am	خطبہ جمعہ
4-55 am	دورہ حضور
6-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
6-15 am	تلاوت، خبریں
7-00 am	لقاء مع العرب
8-30 am تا 11-30 am	جلسہ قادیان لائیو
12-00 pm	تلاوت، درس حدیث، خبریں
12-55 pm	چلڈرن کلاس
1-55 pm	فرنچ کلاس
2-20 pm	طب وصحت
3-00 pm	فرنچ سروس
4-05 pm	انڈونیشین سروس
5-00 pm	خلافت جوبلی کوئیز
5-30pm تا 8-30 pm	جلسہ قادیان لائیو
9-05 pm	خلافت جوبلی کوئیز
9-55 pm	چلڈرن کلاس
10-55 pm	ملاقات پروگرام

26 مئی 2009ء

12-00 am	ایم۔ٹی۔عالمی خبریں
12-20 am	عربی سروس
1-10 am	لقاء مع العرب
2-10 am	ایم۔ٹی۔اے بین الاقوامی خبریں
2-45 am	طب وصحت
3-30 am	چلڈرن کلاس
4-25 am	خطبہ جمعہ
5-20 am	خلافت جوبلی کوئیز
6-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
6-15 am	تلاوت، درس حدیث، خبریں
7-10 am	فرنچ کلاس
7-30 am	لقاء مع العرب
8-30 am تا 11-30 am	جلسہ قادیان لائیو
12-00 pm	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
1-05 pm	گلشن وقف نو
2-15 pm	سوال وجواب
3-25 pm	سائنس میوزیم
4-00 pm	انڈونیشین سروس
5-30 pm تا 8-30 pm	جلسہ قادیان لائیو
9-00 pm	گلشن وقف نو
10-05 pm	سوال وجواب
11-20 pm	سائنس میوزیم

27 مئی 2009ء

12-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
12-30 am	عربی سروس
1-25 am	خطبہ جمعہ
2-25 am	ایم۔ٹی۔اے بین الاقوامی خبریں
3-00 am	گلشن وقف نو
4-00 am	لجنہ اماء اللہ یو۔کے اجتماع
4-55 am	انتخاب سخن
6-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
6-10 am	تلاوت، خبریں
6-55 am	عربی سیکھئے
7-20 am	لقاء مع العرب
8-10 am	انتخاب سخن
8-30 تا 11-30 am	جلسہ قادیان لائیو
12-05 pm	تلاوت، درس حدیث، خبریں
1-05 pm	گلشن وقف نو
2-00 pm	مستقبل کے چیلنجز پر سیمینار
2-55 pm	سوال وجواب
4-00 pm	انڈونیشین سروس
5-00 pm تا 7-30 pm	جلسہ قادیان سے حضور انور کا اختتامی خطاب
8-05 pm	خطبہ جمعہ
9-20 pm	تقاریر جلسہ سالانہ
9-55 pm	گلشن وقف نو
10-55 pm	سوال وجواب

28 مئی 2009ء

12-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
12-30 am	عربی سروس
1-30 am	لقاء مع العرب
2-30 am	ایم۔ ٹی۔ اے بین الاقوامی خبریں
3-00 am	گلشن وقف نو
3-55 am	تقاریر جلسہ سالانہ
4-35 am	خطبہ جمعہ
5-50 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
6-00 am	تلاوت، درس حدیث
6-30 am	مستقبل کے چیلنجز پر سیمینار
7-30 am	لقاء مع العرب
8-40 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
8-50 am	خطبہ جمعہ
10-10 am	کھانے کے پروگرام
10-30 am	مستقبل کے چیلنجز پر سیمینار
11-20 am	تقاریر جلسہ سالانہ
12-05 pm	تلاوت، درس ملفوظات
12-30 pm	المائدہ
12-55 pm	چلڈرن کلاس
2-10 pm	ملاقات پروگرام
3-25 pm	مشاعرہ
4-30 pm	انڈونیشین سروس
5-55 pm	پشتو سروس
6-20 pm	تلاوت، درس ملفوظات
6-40 pm	المائدہ
7-15 pm	خطبہ جمعہ
8-25 pm	ترجمة القرآن
9-35 pm	دورہ حضور انور
10-20 pm	ملاقات
11-40 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں

☆......☆......☆

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/5 روپے

سیدنا حضرت مسیح موعود کے ایک جھوٹے مقدمے سے باعزت بری ہونے کا احوال

ولیم مانٹیگو ڈگلس کا عدل وانصاف پر مبنی شاندار کارنامہ

ولیم ایم ڈگلس کی زبانی لندن کی ایک ملاقات میں اس تاریخی واقعہ کی تفصیلات

مکرم سید محمد احمد صاحب ابن حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب

اگست 1897ء میں پادری ہنری مارٹن کلارک نے سیدنا حضرت مسیح موعود کے خلاف اقدام قتل کا جھوٹا مقدمہ قائم کیا اور اپنے ساتھ آریوں اور محمد حسین بٹالوی جیسے علماء کو بھی ملا لیا۔ اللہ تعالیٰ نے قبل از وقت حضرت مسیح موعود کو آگاہ فرمادیا اور باعزت بری ہونے کی پیشگوئی فرمادی۔ بٹالے کی عدالت میں اس وقت کے ڈپٹی کمشنر ولیم مانٹیگو ڈگلس کے سامنے مقدمہ پیش ہوا۔ جنہوں نے حضور کی عزت افزائی کرتے ہوئے عدالت میں کرسی پر بٹھایا اور تحقیق اور سوچ بچار کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود کو اس جھوٹے مقدمہ سے بری کیا۔

پیلاطوس ثانی مسٹر ولیم ڈگلس نے چونکہ پیلاطوس اول کے برعکس بریت کا فیصلہ دے کر عدل وانصاف کا شاندار کارنامہ دکھایا تھا اس لئے حضرت مسیح موعود نے بھی اس پر خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے کتاب البریہ اور دیگر متعدد تصانیف میں ان کی بیدار مغزی، منصف مزاجی مردانگی، حق پسندی اور خداترسی کی بڑی تعریف فرمائی ہے چنانچہ ایک مقام پر حضور نے لکھا ”جب تک کہ دنیا قائم ہے اور جیسے جیسے یہ جماعت لاکھوں کروڑوں افراد تک پہنچے گی، ویسے ویسے تعریف کے ساتھ اس نیک نیت حاکم کا تذکرہ رہے گا اور اس کی خوش قسمتی ہے کہ خدا نے اس کام کے لئے اس کو چنا۔“

مسٹر ڈبلیو ایم ڈگلس نے 25 فروری 1957ء کو لندن میں انتقال کیا۔ (الفضل 28 فروری 1957ء) وفات کے وقت ان کی عمر 93 سال تھی اور ان کے ذہن میں آخر تک اس مقدمہ کے واقعات پوری طرح محفوظ تھے اور وہ جب تک زندہ رہے، اپنی زندگی کے اس اہم ترین واقعہ کا تذکرہ کرتے رہے اور جب کبھی کوئی احمدی آپ کی ملاقات کے لئے جاتا تو اس واقعہ کی تفصیل ضرور بیان کرتے اور عقیدت آمیز لب ولہجہ میں کہتے کہ میں نے مرزا صاحب کو دیکھتے ہی یقین کرلیا تھا کہ یہ شخص جھوٹ نہیں بول سکتا۔ (ملخص از تاریخ احمدیت جلد اول صفحہ 620 تا 637)

خاکسار 1953ء میں پاکستان فضائیہ کی طرف سے ایک ٹریننگ کورس کرنے کے لئے انگلستان گیا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب پاکستان کی افواج (آرمی۔ نیوی۔ فضائیہ) کے بہت سے افسران مختلف قسم کے ٹریننگ پروگرامز یا کورسز کے لئے انگلستان جاتے تھے۔ چونکہ اس زمانے میں ابھی قومی ایئر لائن وجود میں نہیں آئی تھی اس لئے پاکستان گورنمنٹ ہر مہینہ کسی غیر ملکی ایئر لائن کا پورا جہاز چارٹر کرتی اور اپنے سول سروس اور فوجی ملازمین کو اس جہاز کے ذریعہ سے لندن بھیجتی تھی۔ زائد سیٹیں عام پاکستانی مسافروں کو فروخت کردی جاتی تھیں۔ واپسی پر بھی کچھ ایسا ہی انتظام ہوتا تھا جو لندن کا پاکستانی سفارتخانہ کرتا تھا۔ چونکہ ان چارٹر جہازوں کے آنے جانے کا وقفہ چار سے پانچ ہفتے کا ہوتا تھا اس لئے آنے جانے والوں کو ٹریننگ شروع ہونے کی تاریخ سے ایک دو ہفتے پہلے جانا پڑتا تھا اور واپسی پر بھی ٹریننگ ختم ہونے کے بعد ایک دو ہفتے لندن میں مجبوراً رہنا پڑتا تھا۔

اس زمانے میں مکرم ظہور احمد باجوہ صاحب لندن میں مشنری انچارج تھے اور خاکسار اپنی ٹریننگ مکمل کرنے کے بعد انہی کے ہاں ٹھہرا ہوا تھا چونکہ واپسی کی فلائٹ میں ابھی چند دن باقی تھے اس لئے میں نے باجوہ صاحب سے کرنل ڈگلس سے ملنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ دو تین دن بعد صبح ناشتہ کی میز پر باجوہ صاحب نے خوشخبری سنائی کہ کرنل صاحب سے بات ہوگئی ہے اور آج شام کو ہم دونوں انہیں ملنے جائیں گے۔ میرے لئے یہ ایک خوشی کا موقع تھا اس لئے میں جانے کے وقت سے بہت پہلے ہی تیار ہوگیا۔

ہم دونوں شام کو لندن انڈر گراؤنڈ ٹرین سے ”ارلز کورٹ سٹیشن“ کی طرف روانہ ہوئے جس کے قریب ہی کرنل صاحب کا اپارٹمنٹ ایک چھ منزلہ عمارت میں واقع تھا۔ بلڈنگ میں داخل ہونے کے بعد ہم نے اپارٹمنٹ کے دروازہ پر پہنچ کر گھنٹی بجائی۔ کرنل صاحب نے دروازہ کھولا اور علیک سلیک کے بعد وہ ہمیں اپنی بیٹھک میں لے گئے۔ اس کمرے میں چاروں طرف کتابوں کے شیلف تھے اور دیواروں کے خالی حصے تصویروں اور پینٹنگز سے بھرے ہوئے تھے۔ (بعد میں پتہ چلا کہ کرنل صاحب کتابیں بھی لکھتے ہیں اور پینٹنگز بھی سب ان کی اپنی بنائی ہوئی ہیں)

بیٹھنے کے فوری بعد باجوہ صاحب نے کرنل صاحب سے میرا تعارف کروایا۔ انہوں نے کہا کہ یہ پاکستان سے آیا ہے اور حضرت اماں جان (حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ) کے بھائی کا بیٹا ہے۔ آپ سے ملنے کا خواہش مند ہے اور حضرت مسیح موعود والے مقدمہ کی اگر کوئی تفصیل آپ اسے بتائیں گے تو یہ بے حد ممنون ہوگا۔

کرنل صاحب فرمانے لگے کہ اگرچہ میری طبیعت انفلوائنزا کی وجہ سے کافی خراب ہے اور میں ٹھیک طرح سے بول بھی نہیں سکتا میرے ڈاکٹر نے بھی آجکل مجھے مکمل آرام کرنے کا حکم دیا ہوا ہے مگر آپ کے یہ مہمان چونکہ چار ہزار میل سے سفر کر کے مجھ سے ملنے آئے ہیں اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اگر میں نے پورا واقعہ انہیں خود نہ سنایا تو انہیں بے حد مایوسی ہوگی۔ میں ان کی یہ بات سن کر بہت خوش ہوا۔

پھر مجھے مخاطب کر کے کہا کہ سب سے پہلے میں آپ کو اس زمانے میں انڈیا کے معاشرے کے بارے میں بتاؤں گا تا کہ آپ کو صحیح طور پر سمجھ آسکے کہ ہم کس انداز میں وہاں حکومت کرتے تھے اور ہمارا اتنا رعب تھا کہ کوئی کام ہماری مرضی کے خلاف نہیں کیا جاسکتا تھا۔ ہر اس ملک میں جو برطانیہ کی حکمرانی میں تھا اس پر حکومت ایک بے حد قابل، لائق اور ایماندار سول سروس کے ذریعہ کی جاتی تھی۔ اس سول سروس کی انتظامی قوت کا سکہ ہر جگہ مانا جاتا تھا۔ ہر محکوم ملک میں ہمارا اتنا رعب تھا کہ شاید فراعین مصر کا بھی اتنا رعب نہ ہو۔ ہمیں اپنی انتظامی قوت پر بے حد فخر تھا اور ہم یہ سمجھتے تھے کہ کسی اور حاکم قوم کے پاس اتنی اعلیٰ اور لائق انتظامیہ نہیں ہے۔ آپ نے یہ مشہور بات تو سنی ہوگی کہ برٹش ایمپائر پر کبھی سورج غروب نہیں ہوتا۔ دنیا کے ہر براعظم میں کوئی نہ کوئی ملک برطانیہ کے قبضے میں تھا۔

جب اس مقدمے والا واقعہ پیش آیا اس وقت میں ضلع گورداسپور کا ڈپٹی کمشنر تھا مگر اس واقعہ کا گہرا تعلق چند سال قبل کے ایک ایسے واقعہ سے ہے جو بٹالہ کے ریلوے سٹیشن پر میرے ساتھ پیش آیا جب میں بٹالہ میں اسسٹنٹ کمشنر کے عہدہ پر تعینات تھا۔

ہماری ڈویژن کا ہیڈ کوارٹر اور کمشنر کا دفتر امرتسر میں تھا اور ضلع گورداسپور اس کمشنری کے ماتحت تھا۔ اس لئے ہم ICS (انڈین سول سروس) کے افسران سرکاری کام سے اکثر امرتسر آیا جایا کرتے تھے اور یہ سفر ہم ٹرین سے کرتے تھے۔ ہم انگریز افسروں کے لئے ایک فرسٹ کلاس کا ڈبہ گاڑی کی سب سے اگلی بوگی میں ہوتا تھا اور ایک فرسٹ کلاس کا ڈبہ سب سے پچھلی بوگی میں ہوتا تھا۔ یہ اس لئے تھا کہ ہر ریلوے سٹیشن پر لوکل باشندے (جنہیں ہم Natives کہتے تھے) پلیٹ فارم کے درمیانی حصہ کی جانب رش اور شور کرتے ہوئے داخل ہوتے تھے اور اس طرح رش کرتے شور مچاتے گاڑی سے اتر کر سٹیشن سے باہر جاتے تھے۔ اس لئے ان سے دوری رکھنے کے لئے ہم پلیٹ فارم کے درمیانی حصہ میں جانے سے اجتناب کرتے تھے۔ ہم Natives کے ساتھ کوئی سوشل تعلقات نہیں رکھتے تھے اس لئے سفر کے دوران ہمارا طریقہ یہ تھا کہ اگر پچھلی فرسٹ کلاس کے ڈبہ سے اگلی کلاس کے ڈبہ میں جانا ہوتا یا واپس آنا ہوتا ہم ڈبہ میں سے نکل کر پلیٹ فارم کے جنگلے کے ساتھ ساتھ چل کر دوسرے کنارے تک آتے جاتے تھے تا کہ پلیٹ فارم کے درمیانی حصہ میں سے گزرنا نہ پڑے۔

جس واقعہ کا ذکر میں کرنا چاہتا ہوں یہ اس زمانے کا ہے جب میں بٹالہ کا اسسٹنٹ کمشنر تھا۔ ایک روز میں امرتسر سے بٹالہ ٹرین میں واپس آرہا تھا اور ٹرین کی آخری بوگی کے فرسٹ کلاس میں سوار تھا۔ امرتسر سے چلنے سے پہلے مجھے گورداسپور کے اسسٹنٹ کمشنر کا پیغام ملا کہ مجھے تم سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔ اس لئے میں تمہیں بٹالہ کے سٹیشن پر ملوں گا۔ جب ٹرین بٹالہ پہنچی تو اسسٹنٹ کمشنر گورداسپور سٹیشن پر موجود نہیں تھا۔ اس خیال سے کہ شاید وہ ٹرین کی سب سے اگلی بوگی والے فرسٹ کلاس میں مجھے ڈھونڈ رہا ہوگا میں جلدی سے ٹرین سے اترا اور پلیٹ فارم کے جنگلے کے ساتھ ساتھ جلدی جلدی قدم بڑھاتے ہوئے ٹرین کے سب سے اگلے حصہ کی طرف روانہ ہوا۔ جب میں پلیٹ فارم کا تقریباً دو تہائی حصہ عبور کر چکا تو کیا دیکھتا ہوں کہ سامنے سے ایک شخص چلا آرہا ہے۔ نگاہیں نیچی۔ بے حد نورانی چہرہ۔ اس کے چہرے میں ایک ایسی کشش تھی کہ میرا دل اور دماغ ہل کر رہ گئے۔ لگتا تھا کہ اسے دنیا سے کوئی رغبت ہی نہیں اور وہ آہستہ آہستہ چلا آرہا تھا۔ میرے لئے ممکن ہی نہ رہا کہ اس کے اتنے نورانی چہرہ سے اپنی نگاہیں اٹھا سکوں چنانچہ میں ٹکٹکی باندھے اس کے چہرے کی طرف دیکھتا رہا۔

وہ شخص میرے پاس سے گزر گیا تو پھر بھی میں اسے دیکھتا رہا اور آہستہ آہستہ گھومتا گیا اور آخرکار میں الٹے پاؤں چلنے لگ گیا تا کہ اس شخص کو دیکھتا رہوں۔ اس طرح چلنے کی وجہ سے میں اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر بٹالہ (جو انڈین تھا اور جس کے ہاتھ میں سرخ سبز جھنڈیاں تھیں) سے ٹکرا گیا جس کی وجہ سے وہ انڈین زمین پر گر گیا۔ باوجود اس بات کے کہ قصور میرا ہی تھا اور میں نے اس اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر کو Sorry بھی کہا تھا مگر وہ ایک انگریز سے ٹکرانے کی وجہ سے معافی کا طلبگار رہا۔ میں نے اسے زمین سے اٹھایا اور جلدی سے پوچھا کہ وہ کون شخص ہے؟ Who is that man اس نے جواب دیا Sir, You dont know-He is Mirza of Qadian سر آپ کو علم نہیں؟ یہ قادیان کے مرزا صاحب ہیں۔ میں چلا اور جس افسر سے ملنا تھا ملا۔ مگر جذباتی طور پر میں اس وقت شدید مغلوب تھا کیونکہ میں نے ایسا نورانی چہرہ ساری عمر کبھی نہ دیکھا تھا اور یہ اثر مجھ پر کافی عرصہ قائم رہا۔ پھر آہستہ آہستہ بھول گیا۔

کچھ عرصہ بعد میں بٹالہ سے تبدیل ہو کر کہیں اور پوسٹ ہو گیا اور اس کے چند سال بعد ترقی پا کر گورداسپور کا ڈپٹی کمشنر (DC) بن کر آ گیا۔ یہاں آنے کے کچھ عرصہ بعد یہ مقدمہ میرے پاس آیا۔ بطور ڈسٹرکٹ جج ہونے کے میں نے یہ فیصلہ کرنا تھا کہ کیا یہ کیس سیشن کورٹ میں جائے کہ نہ جائے۔ فائل کے ریکارڈ اور گواہوں کے بیانات وغیرہ اتنے مکمل تھے کہ مجھے ان میں کوئی جھول نظر نہیں آیا۔ مگر جب میں نے یہ پڑھا کہ ملزم مرزا غلام احمد آف قادیان ہے تو مجھے ایک سخت دھچکہ لگا۔ میرا دل ہرگز ہرگز یہ ماننے کے لئے تیار نہیں تھا کہ جو چہرہ میں نے بٹالہ کے سٹیشن پر چند سال پہلے دیکھا تھا وہ ایسا کام کرے بلکہ ایسا سوچ بھی سکے۔ میں بہت پریشان ہوا اور متواتر پریشان رہا۔ کئی بار فائل میں سے کوئی غلطی نکالنے کی کوشش کی مگر کامیاب نہ ہو سکا۔ اس پریشانی کی حالت میں میں نے انگریز DSP کو اپنے دفتر میں بلوایا تا کہ اس کے ساتھ کیس کے بارے میں مشورہ کر سکوں۔ میں نے DSP سے پوچھا کہ کیا عبدالحمید پولیس کے قبضے میں ہے یا ابھی بھی چرچ کے پاس ہے؟ اس سوال پر انگریز DSP چونکا کیونکہ اسے اچانک احساس ہوا تھا کہ پولیس سے ایک بہت بڑی غلطی ہو گئی ہے کیونکہ پولیس نے عبدالحمید کو کبھی بھی اپنی حراست میں نہیں رکھا بلکہ چرچ کے پاس ہی رہنے دیا۔ وہ مجھ سے اجازت لے کر بھاگا کہ میں تھوڑی دیر میں واپس آتا ہوں۔ کچھ دیر کے بعد جب وہ انگریز DSP واپس آیا تو کہا کہ ہم سے بڑی غلطی ہو گئی تھی ہم نے عبدالحمید کو چرچ کے پاس ہی رہنے دیا اب ہم نے اسے اپنے قبضے میں لے لیا ہے اور وہ مان گیا ہے کہ یہ کیس بالکل جھوٹا ہے اور میں نے چرچ سے رقم لینے کے لالچ میں یہ کہانی گھڑی تھی۔ چنانچہ کیس چلا اور سب گواہیاں سننے کے بعد میں نے مرزا صاحب کو باعزت طور پر بری کر دیا۔ فیصلہ سنانے کے بعد میں نے مرزا صاحب سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو استغاثہ کرنے والوں پر آپ ہرجانہ کا کیس کر سکتے ہیں۔ مگر انہوں نے فرمایا ”نہیں۔ ہمارا مقدمہ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ مجھے کوئی ہرجانہ نہیں چاہئے۔“

یہاں تک کیس کی تفصیل سننے کے بعد خاکسار نے پہلا سوال کرنل صاحب سے یہ کیا کہ ”چرچ کا برٹش گورنمنٹ پر کتنا کنٹرول تھا؟“ انہوں نے جواب دیا کہ بالکل نہیں۔ شاید کبھی کبھار سرسری سا اثر ہو۔ اگرچہ ہم پادریوں کی عزت کرتے تھے مگر عدل وانصاف کے معاملے میں وہ اثر انداز نہیں ہو سکتے تھے۔

اجازت چاہنے سے پہلے ہم نے بہت سی دیگر باتیں بھی کیں۔ انہوں نے اپنی فیملی کے بارے میں بتایا کہ ان کا بڑا بیٹا آسام (انڈیا) میں انگریزوں کی ملکیت ایک Tea Estate کا جنرل مینیجر ہے۔ دوسرا بیٹا آسٹریلیا میں ہے اور بیٹی امریکہ میں ہے۔ وہ خود اس سوسائٹی کے ممبر ہیں جس کا دعویٰ ہے کہ شیکسپیئر محض ایک ایکٹر تھا اور اس کے سارے ڈرامے ایک انگریز لارڈ نے لکھے ہیں۔ کرنل صاحب نے اس دعویٰ کو ثابت کرنے کے لئے دو کتابیں بھی تصنیف کی تھیں۔ جماعت احمدیہ کے بارے میں ان کی رائے یہ تھی کہ مجھے اس وقت بھی یقین تھا کہ یہ جماعت دنیا میں بہت ترقی کرے گی۔ پھر کہا کہ آپ کی ترقی کی رفتار میرے اس وقت کے اندازے سے زیادہ تیز ہے۔ جب میں نے انہیں بتایا کہ ہم قادیان سے ہجرت کرنے کے بعد ربوہ میں آباد ہو گئے ہیں جو ایک نیا قصبہ ہے تو کہنے لگے کہ مجھے علم ہے۔ مجھے یہ بھی علم ہے کہ ربوہ کہاں ہے۔ چنیوٹ میں دریائے چناب کے مشرقی کنارے پر ریل کی بڑی پٹڑی ختم ہو جاتی ہے اور یہ بڑی پٹڑی والی ریل کا آخری سٹیشن ہے۔ وہاں سے Ferry (کشتی) میں دوسری جانب جاتے ہیں جہاں سے چھوٹی پٹڑی والی لائن شروع ہو جاتی ہے جو خوشاب تک جاتی ہے۔ دریائے چناب پر پل نہیں ہے۔ (میں نے کرنل صاحب کو بتایا کہ اب بڑی پٹڑی موجود ہے اور بڑی پٹڑی والی ریل گاڑی چنیوٹ سے میانوالی تک جاتی ہے چونکہ وہ 1930ء کی دہائی میں ریٹائر ہو کر انگلستان چلے گئے تھے اس لئے انہیں اس بات کا علم نہ تھا۔) انہوں نے بتایا کہ میں یہ سب اس لئے جانتا ہوں کہ میں کچھ عرصہ ڈپٹی کمشنر شاہ پور ایٹ سرگودھا رہا ہوں اور اس ضلع کا کچھ حصہ Salt Range تک جاتا تھا۔ یہ علاقہ مجھے بہت پسند تھا۔ یہاں Salt Range کی گندم مجھے بے حد پسند تھی کیونکہ اس کی بنی ہوئی ڈبل روٹی ہلکی ہلکی میٹھی ہوتی تھی۔ اس لئے گو جب وہاں سے تبدیل ہو گیا اور پھر آہستہ آہستہ ترقی کر کے میں C.P کا گورنر بھی بنا مگر میرا بیرا پھر بھی ہر سال سالٹ رینج کی گندم لینے کے لئے وہاں جاتا اور پورے سال کی گندم لے کر آتا تھا۔ اپنی بنائی ہوئی تصویریں اور پینٹنگز انہوں نے بے حد شوق سے مجھے دکھائیں جن میں سے ایک پینٹنگ کے بارے میں بتایا کہ یہ کپاس کے پھول کی ہے اور یہ میں نے قادیان کے قریب ایک کھیت میں بیٹھ کر بنائی تھی۔ میں نے کہا کہ قادیان کے قریب تو اب کپاس نہیں ہوتی تو کہنے لگے کہ اس زمانے میں ہوتی تھی۔

اس کے بعد اجازت لے کر ہم واپس ہوئے اور اس ملاقات کے بعد خاکسار نے اس پیلاطوس ثانی پر دل ہی دل میں بار بار سلام بھیجا کہ اس نے باوجود پریشر کے عدل وانصاف کا دامن نہیں چھوڑا اور اس طرح تاریخ میں اپنے لئے ایک مقام پیدا کر گیا۔

اب میں پیلاطوس اول کے بارے میں کچھ بیان کرنا چاہتا ہوں جسے گزرے ہوئے دو ہزار سال گزر چکے ہیں۔

اوپر والے بیان کردہ واقعہ کے 26 سال بعد خاکسار نے اپنی بیگم اور بیٹی (ڈاکٹر عائشہ احمد حال امریکہ جو اس وقت 12 سال کی تھی) کے ساتھ یورپ کی سیاحت کا ایک لمبا ٹرپ کیا۔ یہ 1979ء کی بات ہے۔ جب زیورخ (سوئٹزرلینڈ) پہنچے تو ایک دن شہر میں گھومتے گھومتے ایک ٹریول ایجنسی میں گئے جہاں مختلف شہروں اور سیرگاہوں کے ٹکٹ دستیاب تھے۔ باہمی بات چیت کے بعد طے پایا کہ اگلے دن ایک سیرگاہ (بنام Pelatus) جایا جائے۔ چنانچہ ہم نے وہاں جانے کے لئے ٹکٹ خرید لئے۔ دوسرے دن اس کمپنی کے دفتر پہنچے کیونکہ کوچ وہاں سے چلنی تھی۔ عین وقت پر کوچ چلی اور راستے میں گھومتی گھامتی پہاڑ کے دامن میں ایک ایسے ریلوے سٹیشن پر جا پہنچی جہاں سے ایک خاص قسم کی ریل گاڑی 45 ڈگری کے زاویے کے اوپر جانے والے ٹریک پر چل کر ہمیں کئی ہزار فٹ اوپر ایک سیرگاہ میں لے گئی۔ یہاں سے تقریباً سارا سوئٹزرلینڈ نظر آتا تھا۔ برف بھی تھی اور سردی بھی بہت شدید تھی۔ درجنوں تفریحی مقام اور اتنے ہی ریسٹورنٹ تھے۔ چونکہ یہ Cold War کا زمانہ تھا اس لئے امریکی فوجی جو اس زمانے میں سارے یورپ میں جگہ جگہ نظر آتے تھے یہاں بھی بڑے بڑے گروپ میں سیر کرنے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ جب دوپہر ہوئی اور بھوک لگی تو ہم تینوں ایک ریسٹورنٹ میں پہنچے۔ وہاں بڑی بڑی لکڑی کی میزیں لگی ہوئی تھیں تا کہ بیس تیس آدمیوں کا ٹورسٹ گروپ ایک ہی میز پر بیٹھ سکے۔ کھانا آپ کاؤنٹر سے خود لائیں اور میز پر بیٹھ کر کھائیں۔ جس میز پر ہم تینوں بیٹھے تھے اس پر امریکنوں کا بھی ایک بڑا گروپ بیٹھا ہوا تھا۔ ان میں سے ایک امریکن جو میرے سامنے تھا غصے میں بڑبڑا رہا تھا۔ میری طرف دیکھ کر کہنے لگا کہ یہ جگہ کتنی منحوس ہے۔ تمہیں یہاں اس مقام پر نحوست نظر نہیں آتی؟ میں نے پوچھا کیوں؟ کہنے لگا یہ پیلاطوس کتنا برا انسان تھا اس نے ہمارے خداوند کو صلیب پر چڑھانے کا فیصلہ دیا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اسے کیسی سزا دی کہ جب وہ مرا تو لوگوں نے اسے یہاں دفن کیا مگر زمین نے اسے قبول نہ کیا اور اسے اگل دیا۔ بار بار ایسا ہوا۔ آخر کو لوگوں نے اسے جلا دیا اور اس کی راکھ یہاں بکھیر دی گئی۔

میں نے اس امریکن سے کہا کہ اگر تم اس پیلاطوس کا ذکر کر رہے ہو جس نے حضرت عیسیٰؑ کے مقدمہ کا فیصلہ کیا تھا، تو وہ تو رومن تھا اور چونکہ وہ عدل کے محکمے میں جج تھا اس لئے رومی حکومت کی طرف سے فلسطین میں Posted تھا مگر سوئٹزرلینڈ سے اس کا کیا تعلق؟ اس نے جواب دیا کہ نہیں وہ اسی جگہ پیدا ہوا تھا جہاں ہم بیٹھے ہیں اور کچھ پڑھ لکھ کر روم گیا اور وہاں اس نے رومی حکومت کے نظام عدل میں ملازمت اختیار کی۔ اس نے کہا کہ اصل میں وہ Swiss تھا اور اس زمانہ میں یہ علاقہ رومی حکومت کے قبضہ میں تھا یعنی رومن ایمپائر کا حصہ تھا۔

اس امریکن کے غصہ اور طیش کی حالت مجھے آج بھی یاد آتی ہے اور میں سوچتا ہوں آج 2000 سال بعد بھی اسے پیلاطوس اول پر اتنا غصہ ہے اور اسے 2000 سال بعد بھی یہ سیرگاہ منحوس لگ رہی ہے۔ کیا عجیب تضاد ہے۔ پیلاطوس اول عدل وانصاف کے معاملے میں اس امریکن کی نظر میں بالکل فیل نکلا اور پیلاطوس دوم خاکسار کی نظر میں عدل وانصاف کے معاملے میں سو فیصدی نمبر لے گیا۔

☆☆......☆☆......☆☆

بقیہ صفحہ 6۔ متبرک مقامات

یہ سفر یادگار ثابت ہوا اور ہم ان مقدس مقامات کو دیکھ سکے جن کے بارہ میں صرف سنا یا پڑھا کرتے تھے۔ ہمیں ان مقامات پر جانے کا شرف حاصل ہوا اور ایمان کو تقویت حاصل ہوئی ان مقامات پر جا کر دل ایمان کی روشنی سے منور ہو گیا، اور ان پیشگوئیوں کی صداقت کی تجدید ہوئی جو حضرت مسیح موعود نے کیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت مسیح موعود کی تعلیمات پر احسن رنگ میں عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مکرم منور احمد صاحب

محترم چوہدری منصور احمد صاحب بی ٹی آف لندن کی یاد میں

میرے بڑے بھائی مکرم چوہدری منصور احمد صاحب بی ٹی (ابن حضرت چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی چندماہ کی علالت کے بعد مورخہ 8 جنوری 2009ء کی شام بعمر 77 سال حرکت قلب بند ہوجانے کے باعث اس دارفانی سے کوچ کر کے اپنے مولیٰ حقیقی سے جاملے۔ آپ کی نماز جنازہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مورخہ 14 جنوری 2009ء کو بیت الفضل، لندن کے احاطہ میں پڑھائی جس میں لندن جماعت کے احباب کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ عزیزوں کے علاوہ کافی احباب اپنے اس بھائی کی تدفین میں شرکت کیلئے بھی ساتھ گئے۔ احمدیہ قبرستان واقع Brook Wood میں ان کو سپرد خاک کردیا گیا۔

ابھی آپ کی پیدائش کو صرف نو دس ماہ ہی ہوئے تھے کہ آپ کی والدہ محترمہ میمونہ بیگم جو حضرت مولوی فیض الدین صاحب آف سیالکوٹ (متولی بیت کبوتراں والی) رفیق حضرت مسیح موعود کی بیٹی تھیں۔ 12 اپریل 1932ء کو وفات پاگئیں۔ اور اس طرح ایک معصوم بچہ انتہائی کمسنی میں اچانک اپنی ماں کے سایہ شفقت سے محروم ہوگیا۔ عجیب اتفاق ہے کہ دوسرا حادثہ جو مرحوم کو بہت کم عمری میں ہی پیش آیا وہ قادیان میں ہمارے گھر کے قریب دارالفضل میں واقع احمدیہ فروٹ فارم کے کنوئیں میں گرنے کا ہے۔ کچھ بچوں کی غفلت کی وجہ سے آپ کنوئیں میں گر پڑے۔ جب کہ ان کی عمر دواڑھائی برس کی تھی۔ ہمارے گھر کے ملازم ناصر احمد نے فوری طور پر کنوئیں کی اندرونی سیڑھیوں سے تیزی کے ساتھ اُتر کر بچے کو سنبھالا اور پھر ان کو بخیریت اوپر لے آیا۔ ظاہری طور پر ان کی زندگی کی کوئی امید نہیں تھی مگر اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور طویل عمر عطا کی۔

عمر کے اس دور میں ان کی پرورش اور نگہداشت ایک نیک دل خاتون (جو ہمارے گھر میں ہی رہتی تھیں) حُرمت بی بی مرحومہ اپنی بساط سے بڑھ کر کرتی رہیں۔ تاآنکہ ہماری والدہ محترمہ سیدہ رشیدہ بیگم صاحبہ (بنت سید حافظ عبدالمجید صاحب مرحوم آف منصوری، مدفون بہشتی مقبرہ قادیان) سے محترم والد صاحب کی دوسری شادی ہوئی اور انہوں نے اپنے سایہ عاطفت میں لے لیا۔ مرحوم بھی ہمیشہ والدہ صاحبہ سے محبت اور احترام کا سلوک کرتے رہے۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ ہم سب بہن بھائیوں میں "سوتیلے پن" کی "حس" آئی ہی نہیں۔ اور ہمارا گھرانہ پیار اور محبت کا گہوارہ سمجھا جاتا تھا۔ سب بہن بھائی ایک دوسرے پر جان چھڑکتے تھے۔ اور اس کا اقرار اپنے اور غیر سب کرتے تھے۔ آج جب کہ ہمارے پانچوں بڑے بہن بھائی اس دنیائے فانی سے رخصت ہوگئے ہیں۔ ہم اپنے اندر ایک شدید خلا محسوس کرتے ہیں۔ محبت اور خلوص کی فضا کو قائم کرنے میں بلا شبہ ہمارے والدین کا خاص دخل ہے اور باعث تقلید بھی۔ خاکسار کے علاوہ میرے دو چھوٹے بھائی عزیز حامد احمد اور عزیز جاوید احمد (دونوں لیڈز میں رہائش پذیر ہیں) کے ساتھ بھی مرحوم بھائی نے بڑی شفقت اور پیار کا سلوک روا رکھا اور اب ان کی وفات سے ایسے ہی لگتا ہے کہ ایک سایہ تھا جو ہمارے سروں پر نہیں رہا۔

1947ء میں تعلیم الاسلام ھائی سکول میں زیر تعلیم تھے۔ ہجرت کے بعد جب سکول چنیوٹ (ضلع جھنگ) میں منتقل ہوا تو 1949ء میں آپ نے میٹرک کا امتحان فرسٹ ڈویژن سے پاس کیا۔ بعد ازاں حصول روزگار کے لئے کراچی چلے گئے۔ جہاں جلد ہی پلاننگ کمیشن، حکومت پاکستان میں ملازم ہوگئے۔ اور اپنی عملی زندگی کا آغاز کیا۔ کراچی میں آپ نے اس دور میں مجلس خدام الاحمدیہ میں بہت کام کیا۔ اسی طرح جماعت کراچی میں بھی نمایاں خدمات کی توفیق پائی۔

کراچی میں آپ کا قیام 6 سال تک رہا۔ پھر اپنے غیر از جماعت دوست مرزا حامد احمد صاحب جو پلاننگ کمیشن میں ایک ممتاز عہدے پر فائز تھے کی ایماء پر سکاٹ لینڈ کے مشہور شہر گلاسگو آگئے اور برٹش ریلوے میں بطور گارڈ ملازم ہوگئے۔ یہ 1954ء کی بات ہے۔

یوکے جماعت میں مختلف ادوار میں "بیت الفضل" میں لندن میں مقرر امام صاحبان سے ہمیشہ دوستی، خدمت اور وفاء کا تعلق رکھا۔ مولود احمد خان صاحب مرحوم، محترم چوہدری رحمت خاں صاحب مرحوم کے علاوہ جناب بشیر احمد رفیق خان صاحب سے تو آپ کا تعلق قادیان کے زمانہ ہی سے شروع ہوگیا تھا۔ جو آخر تک قائم رہا۔ اسی طرح افضل ٹرکی صاحب سے ان کے زمانہ چنیوٹ سے ہی تعلقات رہے۔ اس طرح محترم شیخ مبارک احمد صاحب مرحوم۔ بعد ازاں مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب کے ساتھ بھی ان کا تعلق تاحیات مثالی رہا۔

گلاسکو میں آپ تقریباً 9-8 سال تک مقیم رہے۔ جہاں آپ ایک اور دوست سید یوسف احمد صاحب بہاری کے ساتھ مل کر جماعت کے سیکرٹری مال کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ 1963ء میں گلاسکو سے لندن شفٹ ہوگئے۔ جہاں سول سروس کے تحت بورڈ آف ٹریڈ میں کام کرتے رہے۔ 1970ء میں P.I.A لندن میں بطور اکاؤنٹ Job مل گئی۔ جہاں پورے 26 سال تک نہایت محنت، دیانت داری سے خدمات سرانجام دینے کے بعد 1996ء میں ریٹائر ہوگئے۔ P.I.A نے بھی آپ کی خدمات کو سراہا اور ریٹائرمنٹ کے پر ایک یادگاری شیلڈ بھی دی۔

باوجود ایک لمبا عرصہ لندن میں گزارنے کے آپ گلاسکو کو نہیں بھولے۔ خاکسار کا قیام بھی چونکہ گلاسکو میں گزشتہ 48 سال سے ہے۔ اس لئے ہمیشہ گلاسکو آتے رہے اور اپنے قیام انگلستان کی پچاسویں سالگرہ بھی یہیں منائی۔ کہا کرتے تھے کہ "گلاسکو بڑا غریب پرور شہر ہے۔ اور میں نے بھی زندہ رہنے کے مزید قرینوں سے یہیں سے آگاہی حاصل کی"۔

بعد ازاں آپ نے اپنی خدمات کلیتاً جماعت کے لئے وقف کردیں۔ جماعت کے دواہم شعبوں یعنی ضیافت اور جلسہ سالانہ کے دفاتر میں بہت نمایاں کام کرتے رہے۔ آخری سالوں میں خصوصاً 1989ء میں جب کہ آپ کو زندگی کا پہلا ہارٹ اٹیک ہوچکا تھا باوجود ڈاکٹری ہدایت کے آرام نہیں کرتے تھے۔ بس کام کرنا اور کام کرتے کرتے ہی جان دینا ان کا مطمع نظر تھا۔ آخری علالت میں بھی جب طبیعت بہتر ہوئی تو اسی امر پر زور دیتے ہوئے بچوں سے کہتے تھے کہ "مجھے بیت الفتوح جانے سے نہیں روکنا۔ میں اپنا کام کرتا رہوں گا"۔ جب تک صحت رہی۔ بسوں وغیرہ کے ذریعہ پہلے "بیت الفضل" اور بعد میں "بیت الفتوح" میں باقاعدگی سے جاتے رہے۔ بعد میں بچوں نے ٹیکسی موٹر لگوادی تھی۔ مگر اپنی ڈیوٹی پر مسلسل جاتے رہے۔ جلسہ سالانہ کے مواقع پر بھی باوجود کمزوری صحت کے اپنی مفوضہ ڈیوٹی دیتے رہے۔

1947ء میں جب قادیان کے اردگرد سکھوں کے حملوں میں تیزی آنے لگی تو باوجود اپنی نوخیز عمر کے جہاں بھی ڈیوٹی لگائی جاتی، اس کو نہایت مستعدی سے ادا کرتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے عقیدت بلکہ عشق کا تعلق تھا۔ بیت اقصیٰ قادیان میں جمعۃ المبارک میں آگے جاکر بیٹھتے تھے اور حضرت صاحب کو ٹکٹکی لگا کر دیکھا کرتے۔ خلافت کے شیدائی اور نظام جماعت کا بے حد احترام کرتے تھے۔ خلافت سے محبت اور عقیدت مثالی تھی۔ کسی اپنے پرائے کی مجال نہیں تھی کہ ان کے سامنے جماعت کے خلاف کوئی بات کرسکے۔ خلافت احمدیہ کے بارہ میں ان کے اشعار ملاحظہ ہوں۔

جو رہتے ہیں اس سائباں کے تلے
وہی جانتے ہیں مقام خلافت
کبھی آ کے تم سنو دینا دارو
زباں آسماں کی کلام خلافت

حضرت والد صاحب سے پیار اور محبت کا ایک خاص تعلق تھا۔ ہمیشہ ان کی خدمت میں کوشاں رہے۔ ان کی بڑی خواہش تھی کہ والد محترم انگلستان آویں اور یہاں اپنے بچوں کے علاوہ احباب جماعت کے درمیان اپنا کچھ وقت گزاریں۔ اس کے لئے وقتاً فوقتاً والد صاحب سے پُرزور درخواست کرتے رہے۔ مگر بوجوہ والد صاحب ہم سب کی خواہش کو پورا نہیں کرسکے۔ جس کا ان کو تاعمر بہت افسوس رہا۔

1978ء کے آخر میں حضرت والد صاحب کی آخری بیماری تھی۔ جلسہ سالانہ ربوہ کے موقع پر مع اہل وعیال آئے ہوئے تھے۔ بڑے بوجھل دل کے ساتھ رخصت ہوئے۔ ابھی لندن پہنچے ہی تھے کہ 14 جنوری 1979ء کی شب، محترم والد صاحب رحلت کرگئے۔ اطلاع ملنے پر اگلے روز ہی لندن سے واپس پاکستان پہنچے۔ اس امر کا ہمیشہ قلق رہا اپنے اور اپنے بچوں کے نام کے ساتھ لفظ "بی ٹی" کا لگاتے رہے۔ بیان کیا کرتے تھے کہ "میری تو اپنی کوئی پہچان نہیں۔ ہم جو کچھ بھی ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل اور اپنے والد محترم کی وجہ سے ہی ہیں"۔ اس لئے "بی ٹی" ہمیشہ کے لئے ان کی پہچان بن گئی۔ بلکہ ان کے سب بچے بھی اپنے ناموں کے ساتھ "بی ٹی" لفظ سے پہچانے جاتے ہیں ان کے چھوٹے بیٹے طارق احمد بی ٹی کو انگلستان میں خدام الاحمدیہ میں بالخصوص نمایاں خدمت کی توفیق ملی ہے۔ کئی سال تک بطور نائب صدر، خدام الاحمدیہ یو۔کے کام کرتے رہے ہیں۔

سید حضرت خلیفۃ المسیح الثالث سے بھی انتہائی عقیدت، پیار اور ذاتی تعلق تھا۔ انگلستان سے جب بھی ربوہ آنا ہوتا تو دربار خلافت سے بلاوا آجاتا کہ "حضور منصور صاحب کو یاد کرتے ہیں"۔ اور یہ جس حالت میں بھی ہوتے فوراً حضور کی خدمت میں حاضر ہوجاتے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے حضور کے انگلستان تشریف لے جانے پر تعلق اور خدمت کا ایک خاص دور ہے جو شروع ہوا۔ آخری دفعہ حضور کے ارشاد پر 1992ء میں اسلام آباد آئے۔ جہاں سے ہیومینیٹی فرسٹ انٹرنیشنل کے لئے ہومیو پیتھک دواؤں کا ایک بڑا اسٹاک بڑے بڑے Cartons میں لے کر لندن گئے۔ حضور کی شفقتوں اور محبت کے ہمیشہ مورد رہے۔ آخر عمر میں سیدی حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی نظر کرم اور شفقت سے حصہ پاتے رہے جیسا کہ ذکر کیا جاچکا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے اپنے اس خادم کی نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحوم کا چہرہ دیکھنے کے بعد دعا کی۔ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا نے بنفس نفیس ان کے گھر تشریف لے جاکر ان کی اہلیہ اور بچوں کی تعزیت کی۔ علاوہ ازیں حضور نے ازراہ شفقت ان کے اہل وعیال کو اپنے دفتر میں شرف ملاقات بخشا اور تعزیت فرمائی۔ بھائی ہونے کے ناطے خاکسار بھی اس ملاقات میں شامل تھا۔

عمر کے آخری سالوں میں آپ کو شعر وشاعری سے بھی لگاؤ پیدا ہوگیا تھا۔ جب کہ ہمارے والد محترم چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی اور برادرم محترم عبدالسلام اختر صاحب جماعت کے معروف شعراء میں شمار کئے جاتے ہیں۔ اپنی زندگی میں بہت اچھی نظمیں اور پختہ غزلیں کہیں۔ انگلستان کے جماعتی مشاعروں میں بطور خاص مدعو کئے جاتے۔ جب بھی کوئی نظم یا غزل کہتے تو مجھے ازراہ مزاح "بذریعہ فون" ضرور سناتے۔ یہ کہتے ہوئے کہ میں "اصلاح" کے

لئے سنانا چاہتا ہوں۔ پھر لفظ ''اصلاح'' پر ہم دونوں خوب ہنستے۔ طبیعت میں طنز و مزاح کا عنصر بھی خوب تھا حاضر دماغی اور برجستہ جواب دینے میں یدِطولیٰ حاصل تھا۔

علماء کرام اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں خدمت کرنے میں بہت خوشی محسوس کرتے اور ان کی عزت اور احترام کا حد درجہ ملحوظ رکھتے ۔ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی لندن میں آخری علالت کے بعد جب محترم چوہدری صاحب نے یہ فیصلہ کیا کہ اب اُنہیں پاکستان واپس چلے جانا چاہئے تو آپ کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ ایسی حالت میں آپ کا سفر کرنا ٹھیک نہیں ہوگا۔ تو آپ نے فرمایا کہ

"I don't want to go in a box"

پھر جماعتی فیصلہ کے مطابق بھائی منصور احمد صاحب کو حضرت چوہدری صاحب مرحوم کے ساتھ لندن سے اسلام آباد جانے کا شرف حاصل ہوا۔ دوران سفر حضرت چوہدری صاحب کو اپنی جرابیں تبدیل کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی تو آپ نے آہستگی سے چوہدری صاحب کے پاؤں اپنے گھٹنوں پر رکھ کر جرابیں پہنا دیں۔ اس پر چوہدری صاحب نے اظہار ممنونیت کے علاوہ دُعا سے بھی نوازا۔ بعد میں اس سعادت کو بڑی خوشی کے ساتھ بیان کیا کرتے تھے۔

آپ نے اپنے لواحقین میں ہماری بھابھی امتہ المتین صاحبہ کے علاوہ بیٹے عزیز کرشن محمود احمد اور عزیزی طارق احمد (بی ٹی) جو آجکل ٹوری پارٹی کی طرف سے منتخب ہوکر ویمبلڈن ایریا کے کونسلر ہیں اور ایک بیٹی عزیزہ طاہرہ جبیں جو کہ محترم نواب عباس احمد خان صاحب مرحوم کے صاحبزادے انصر الیاس احمد خان (لندن) کی اہلیہ ہیں۔ اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے۔ ان کے مدارج کو بلند کرتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ دے۔ نیز ہم سب بہن بھائیوں اور ان کے سوگوار بچوں اور غمزدہ بھابھی متین صاحبہ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور اس صدمہ کو برداشت کرنے کی ہمت اور توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

؎ موت اس کی ہے زمانہ کرے جس پر افسوس
یوں تو دنیا میں آتے ہیں جانے کے لئے

آخر میں بھائی منصور احمد صاحب کی ایک نظم کے چند اشعار قلم بند کرکے اس مضمون کا اختتام کرتا ہوں۔ ؎

آئینہ بن کے رہا ہوں پتھروں کے درمیاں
شمع اک جلتی رہی ہے آندھیوں کے درمیاں
راستے مخدوش تھے اور تھی مخالف بھی ہوا
زندگی کٹتی رہی ہے حادثوں کے درمیاں
ہے اندھیرے چار سو اور منزل بھی ہے دُور
منصورؔ قدم بڑھائے جا حوصلوں کے درمیاں

☆......☆......☆......☆

مکرم سلطان بشیر طاہر صاحب

متبرک مقامات حضرت مسیح موعود کی زیارت کے لئے

معلوماتی وتفریحی دورہ لاہور

حضرت مسیح موعود کے متبرک مقامات کی زیارت سے جہاں ازدیاد ایمان حاصل ہوتا ہے وہاں دل کو تقویت بھی ملتی ہے وہ بزرگان دین جنہوں نے حقیقی معنوں میں دین حق کی سربلندی کے لئے سر توڑ کوششیں کیں اور ایسی مثالیں قائم کر دیں جو رہتی دنیا تک قائم رہیں گی۔

یوں تو بے شمار دفعہ لاہور جانے اور گھومنے پھرنے کا موقع ملا لیکن اس دفعہ بات کچھ خاص تھی۔ ایک عرصہ سے ہم چند دوست کہیں سیر کے لئے جانے کا پروگرام بنا رہے تھے دوستوں کے مشورہ سے لاہور کے ان مقدس مقامات کی زیارت کا پروگرام بنایا جہاں حضرت مسیح موعود کے بابرکت قدم پڑے۔ چنانچہ اس پروگرام کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی تاکہ تمام مراحل احسن طور پر سرانجام دیئے جاسکیں۔

ہمارا قافلہ مورخہ 27 مارچ 2009ء کو مکرم مولانا صدیق احمد منور صاحب کی زیر قیادت دعا کے ساتھ ربوہ سے روانہ ہوا اور صبح نو بجے دارالذکر لاہور پہنچا۔ دارالذکر لاہور کی مرکزی بیت الذکر ہے یہاں پر متعدد خلفاء کا ورود ہوا ہے۔ دارالذکر کا تفصیلی دورہ اور تاریخی مقامات کا تعارف حاصل کرنے کے بعد مکرم نصیر الدین صاحب مربی سلسلہ لاہور کی زیر راہنمائی مقدس مقامات کی زیارت کے لئے روانہ ہوئے۔ سب سے پہلے اس جگہ کا دورہ کیا جہاں حضرت مسیح موعود نے دینی غیرت کا مظاہرہ کیا۔ پنڈت لیکھرام پشاوری جو حضرت رسول مقبول ﷺ کو گالیاں دیتا اور اسلام پر بھرپور حملہ کرتا نیز حضرت مسیح موعود کے ساتھ بدزبانی کا مظاہرہ کرتا ہم اس حوض پر پہنچے جہاں پر حضرت مسیح موعود نے بیٹھ کر وضو کیا اور لیکھرام نے آکر آپ کو سلام کیا۔ آپ نے جواب نہ دیا پھر دوسری طرف سے آکر سلام کیا آپ نے پھر بھی جواب نہ دیا۔ جواب نہ ملنے پر وہ چلا گیا۔ کسی رفیق نے عرض کیا حضور لیکھرام آیا تھا سلام کہتا تھا آپ نے فرمایا ہمارے نبی ﷺ کو تو گالیاں دیتا ہے اور ہمیں سلام کرتا ہے۔

اس کے بعد مکرم مربی صاحب کی راہنمائی میں ہمارا قافلہ احمدیہ بلڈنگ واقع برانڈرتھ روڈ (جائے وفات حضرت مسیح موعود) پہنچا۔ حضرت مسیح موعود نے اپنی بابرکت زندگی کے آخری ایام لاہور میں گزارے۔ حضرت اقدس کو شب و روز دماغی محنت و مشقت اور تحریری کاموں کی وجہ سے اعصابی کمزوری ہوئی اور شدید تکان کی وجہ سے آپ بیمار ہو گئے۔ حضرت مسیح موعود کو اپنی وفات سے پیشتر کثرت سے الہامات ہو چکے تھے کہ اب تیری اجل قریب ہے۔ ''اس دن سب پر اداسی چھا جائے گی''۔ (تذکرہ صفحہ نمبر 491-492) اور آخر کار وہ وقت آ گیا جس دن واقعی سب پر اداسی چھا گئی اور آپ اس دارفانی سے رخصت ہو گئے۔ آپ کے آخری الفاظ تھے ''اے میرے پیارے۔ اے میرے پیارے۔ اے میرے پیارے اللہ۔ اے میرے پیارے اللہ۔''

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ نمبر 695)

یہاں سے ہمارا وفد بیت الذکر دہلی گیٹ (سابقہ حویلی میاں چراغ دین) پہنچا۔ مکرم مربی صاحب نے تفصیل سے اس جگہ کے بارہ میں بتایا کہ یہیں پر تشریف فرما ہوکر حضرت مسیح موعود دعوت الی اللہ کرتے جہاں پر اب خوبصورت بیت الذکر بن چکی ہے۔

اس کے بعد تمام کارکنان نے پنڈت لیکھرام کی جائے عبرت پر جانے کا ارادہ ظاہر کیا۔ یہ وہی لیکھرام ہے جو حضرت مسیح موعود کی دعا سے خدائی تقدیر کا مورد بنا۔ شاہ عالمی سے گزرتے ہوئے ہم محلّہ وچھووالی پہنچے۔ یہ علاقہ لاہور کی کاروباری اور مصروف ترین جگہ ہے۔ گزرے زمانے کی طرح آج بھی وہ گلی سامنے سے بند ہے۔ لیکھرام کے مکان پر پہنچنے کے بعد سیڑھیاں چڑھ کر ہم دوسری منزل پر پہنچے جہاں وہ جائے عبرت تھی۔ کمرہ بند اور ٹوٹ پھوٹ کا شکار۔ عجیب وحشت کا سماں جو آج بھی وہاں محسوس کیا جا سکتا ہے۔ تیسری منزل پہ بھی ایک کمرہ ایسا تھا جو شکست و ریخت کا شکار تھا۔ اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل ہونے والی جگہ سے ہم استغفراللہ کا ورد کرتے ہوئے واپس ہوئے۔ آس پاس کے رہنے والوں کا عقیدہ ہے کہ پرانے زمانے میں یہاں کوئی ہندو رہتا تھا اور اس پر کسی بزرگ کی بددعا سے اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل ہوا تھا۔ اس کے بعد یہ گھر آج تک آباد نہیں ہوسکا۔ ؎

جس کی دعا سے آخر لیکھو مرا تھا کٹ کر
ماتم پڑا تھا گھر گھر وہ میرزا یہی ہے

یہاں سے ہمارا وفد نیلا گنبد کی طرف رواں دواں ہوا۔ بھاٹی گیٹ کے قریب سے گزرتے ہوئے مکرم مربی صاحب نے اس جگہ کی نشاندہی کی جہاں حضرت مسیح موعود کا تحریر فرمودہ ''لیکچر لاہور'' پڑھا گیا تھا۔ ہم نیلا گنبد کے پاس موسیٰ اینڈ سنز کی دکان پر پہنچے جہاں پر حضرت مسیح موعود تشریف لائے مگر دکاندار کے اصرار پر بھی دکان کے اندر تشریف نہیں لائے۔ اس کے بعد ہم شیخ رحمت اللہ صاحب کے مکان واقع پرانی انارکلی پر پہنچے جہاں پر حضرت مسیح موعود متعدد دفعہ آکر رہائش پذیر ہوئے۔ اس مکان کی بالکونی کا دیدار بھی کیا جہاں پر حضرت مسیح موعود کھڑے ہوکر احباب کے سوالوں کا جواب دیتے اور دعوت الی اللہ کرتے۔ ہم اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہوئے وہاں سے واپس ہوئے۔ اس کے بعد ہم اس بیکری (شیخ محکم دین اینڈ سنز) پر گئے جہاں کے بسکٹ حضرت مسیح موعود کو پسند تھے۔ مالک دکان نے ہمارا پُرتپاک خیر مقدم کیا۔

بیکری کا دورہ کرنے کے بعد ہم رتن باغ پہنچے جہاں قیام پاکستان کے وقت احمدیہ قافلے رہائش پذیر ہوئے۔ سامنے ہی جودھامل بلڈنگ سر اٹھائے کھڑی ہے۔ جودھامل بلڈنگ کی بیک سائید پر پٹیالہ گراؤنڈ ہے۔ پٹیالہ گراؤنڈ جو وسیع علاقہ پر مشتمل تھا اب سکڑ کر چھوٹا ہو چکا ہے اور ارد گرد بلند عمارات بن چکی ہیں۔

دوپہر کا کھانا کھانے کے بعد ہم لاہور کی مشہور چمن آئس کریم سے لطف اندوز ہوئے۔ مکرم مربی صاحب کو شکریہ کے ساتھ الوداع کیا جنہوں نے نہایت احسن رنگ میں تمام مقدس مقامات کا تعارف کروایا۔ سارا دن موسم انتہائی خوشگوار رہا۔ ابر رحمت برستی رہی۔ ہم اللہ تعالیٰ کے حضور شکر گزار رہے جس نے ہمیں ایسی جگہوں پر جانے کا موقع دیا جہاں مقدس وجود پہنچے اور خدائی تقدیر غالب رہی۔

نماز ظہر وعصر ادا کرنے کے بعد ہمارا قافلہ شیزان فیکٹری پہنچا۔ فیکٹری پہنچنے پر مکرم مرزا وسیم احمد صاحب نے استقبال کیا اور شیزان کی ٹھنڈی بوتلوں سے تواضع کی۔ اس کے بعد وہ ہمیں مین پلانٹ پر لے گئے جہاں پر ہم نے بوتل کی تیاری کے تمام مراحل شروع سے آخر تک دیکھے کہ کس طرح ایک سسٹم کے تحت بوتلوں کی صفائی ہو رہی ہے اور اس کے بعد ان میں جوس کی فلنگ ہو رہی ہے اس وقت پلانٹ پر ایک منٹ میں 400 بوتل تیار ہو رہی تھیں اس کے بعد ہم نے فیکٹری کے دیگر تمام شعبے دیکھے جہاں کہیں اچار تیار ہو رہا تھا تو کہیں کیچ اپ۔ اسی طرح اس کا بوائلر روم بھی دیکھا اور پھر کولڈ سٹوریج کے نظام کا بھی پورا تعارف کروایا گیا نیز اندر جا کر گرمیوں میں ٹھنڈ کے مزے لوٹے وہاں پر درجہ حرارت 4 سینٹی گریڈ تھا تمام شعبوں کا وزٹ کرنے کے بعد ہمارے میزبان نے لیچی کا جوس پینے کی دعوت دی لیکن تمام دوست چونکہ فل تھے لہٰذا ان کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد وہ ہمیں فیئر پرائس شاپ پر لے گئے جہاں سے دوستوں نے اپنے اپنے ذوق کے مطابق خریداری کی۔ بعد ازاں مکرم مرزا صاحب کا شکریہ ادا کیا گیا اور ان سے اجازت طلب کی۔ تقریباً ساڑھے تین بجے ہمارا قافلہ واپسی کے لئے عازم سفر ہوا۔ سفر کے دوران تھکاوٹ کا احساس کم کرنے کے لئے چائے کی طلب ہو رہی تھی اس لئے رستے میں سکھیکی Service پر چائے پی۔ اس دوران ایک زبردست مجلس لگی اور مختلف موضوعات زیر بحث رہے۔

کچھ دیر آرام کرنے کے بعد دوبارہ سفر کا آغاز ہوا اور شام سوا چھ بجے ہم واپس ربوہ پہنچ گئے۔ الحمدللہ ہمارا

(باقی صفحہ 4 پر)

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

مکرم شیخ مامون احمد صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ بیت الاحد لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی خالہ محترمہ نصیرہ الجابی صاحبہ دمشق الشام میں گزشتہ دس روز سے گردوں کی بیماری کی وجہ سے ہسپتال میں داخل ہیں ایک دوروز قبل سانس کی بھی تکلیف ہوگئی ہے آکسیجن دی جارہی ہے ان کی شادی مکرم السید سلیم الجابی شامی صاحب سے 1956ء میں ہوئی تھی جو ملک شام سے احمدیت قبول کر کے حضرت مصلح موعود کے دور خلافت میں مزید تعلیم کیلئے ربوہ تشریف لائے تھے۔ چک منگلا میں احمدیت کے فروغ کے لئے بڑا گہرا کردار ادا کیا تھا۔ وہاں کے لوگ ان کو آج بھی یاد کرتے ہیں۔ خالہ محترمہ نے اپنے خاوند کیلئے ملک کو خیر باد کہا اور وہیں کی ہو کر رہ گئیں۔ وہ احباب جماعت کی دلی اور دردمندانہ دعاؤں کی نہ صرف محتاج ہیں بلکہ حقدار بھی۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ مولیٰ کریم ان کو کامل شفا عطا فرمائے اور ان کا سایہ ان کے بچوں کے سر پر تادیر قائم رکھے۔ آمین

مکرم عبدالستار صاحب امیر جماعت سیالکوٹ شہر تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ مکرمہ روبینہ ستار صاحبہ گزشتہ ڈیڑھ ماہ سے جگر اور پھیپھڑوں کے انفیکشن کی وجہ سے شدید علیل ہیں۔ علاج جاری ہے لیکن کمزوری بہت ہو چکی ہے۔ احباب جماعت سے ان کی شفائے کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم صفدر نذیر گولیکی صاحب سیکرٹری وقف نو لوکل انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم مبشر محمود صاحب مربی سلسلہ طاہر فاؤنڈیشن کا بائی پاس آپریشن متوقع ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے نیز ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم صفوان احمد ملک صاحب کارکن دفتر الفضل ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم سلمان داؤد صاحب کارکن دفتر لجنہ اماء اللہ پاکستان تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی اہلیہ محترمہ سونیا سلمان صاحبہ مختلف عوارض کی وجہ سے پریشان اور بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم ٹھیکیدار مبارک احمد صاحب دارالنصر وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی تایازاد ہمشیرہ محترمہ غفورہ بی بی صاحبہ بیوہ مکرم محمد اسحٰق ارشد صاحب احمدیہ ماڈرن سٹور گولبازار ربوہ عرصہ تین سال سے شوگر، بلڈ پریشر اور مختلف عوارض میں مبتلا ہیں صحت کافی کمزور ہے۔ احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم محمد حفیظ قریشی صاحب دفتر دارالذکر لاہور کی اہلیہ محترمہ بلقیس اختر صاحبہ پھیپھڑوں کی تکلیف کی وجہ سے شدید بیمار ہیں اور شالامار ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی شفاء کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم عبدالمنان صاحب سابق سیکرٹری مال حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور پھیپھڑوں کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم سلیم احمد کاشف صاحب حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی اہلیہ محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ بیمار ہیں۔ نیز ان کا بیٹا عبدالباسط بھی فریکچر ہونے کی وجہ سے بیمار ہے احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم ڈاکٹر کیپٹن محمد یحییٰ صاحب کے والد محترم پروفیسر شیخ عبدالماجد صاحب حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح

مکرم اظہر احمد سلیم صاحب دارالفتوح شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بڑے بھائی مکرم طارق احمد صاحب ولد مکرم محمد صابر صاحب دارالفتوح شرقی ربوہ کے نکاح کا اعلان مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر رشتہ ناطہ نے مورخہ یکم مئی 2009ء کو مکرمہ اقراء ولی بھٹی صاحبہ بنت مکرم علیم اقبال بھٹی صاحب ٹاؤن شپ لاہور کے ہمراہ مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر کیا۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

مکرم محمد رفیع احمد بٹ صاحب ٹیچر نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کے بیٹے عزیزم طیب احمد صاحب اور ان کی اہلیہ مکرمہ حمیرا قمر صاحبہ کو مورخہ 4 مئی 2009ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچے کا نام لبیب احمد قمر عطا فرمایا ہے جو وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم احمد علی قمر صاحب کا نواسہ اور مکرم مولوی محمد شفیع صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ شادیوال اور حضرت مولوی عمر دین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ نومولود کے نیک خادم دین اور نافع الناس وجود ہونے کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

گاڑی برائے فروخت

ایک عدد گاڑی Toyota Corolla 2.OD ڈیزل ماڈل 2004ء سفید رنگ اچھی حالت جماعتی ادارہ کے زیر استعمال فروخت کرنا مقصود ہے۔ خواہشمند احباب درج ذیل نمبرز پر رابطہ کریں۔

047-6213018,03327074224

(ناظم مال وقف جدید)

سویڈن میں فری تعلیم کی سہولت

حکومت سویڈن نے غیر ملکی طلبہ کیلئے فری تعلیم کی سہولت میں ایک سال کی مزید توسیع کر دی ہے اب یہ فیس یکم جنوری 2011ء سے Apply ہوگی۔ لیکن یہ امر مدنظر رہے کہ جو طلبہ پہلے سے زیر تعلیم ہیں وہ کورس رڈگری مکمل ہونے تک فیس ادا نہیں کریں گے۔ سمسٹر بہار 2010ء میں داخلہ کیلئے آن لائن درخواست فارم جمع کروانے کا آغاز 15 جون 2009ء سے ہوگا جبکہ درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ یکم اگست 2009ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے ویب سائٹ www.studera.nu/english ملاحظہ کریں۔ (نظارت تعلیم)

انتقال پُر ملال

محترمہ نصیرہ تبسم رفیق صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری رفیق احمد انجم صاحب دارالعلوم غربی حلقہ خلیل ربوہ اطلاع دیتی ہیں۔

خاکسارہ کی چھوٹی بیٹی عزیزہ بشریٰ رفیق سحر دو تین دن ہیضہ کی تکلیف کی وجہ سے بیمار رہ کر عین جوانی میں بعمر 21 سال ہمیں داغ مفارقت دے گئی ہیں۔ عزیزہ کی وفات مورخہ 10 مئی 2009ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہوئی۔ مورخہ 11 مئی 2009ء کو احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد آپ نے دعا بھی کروائی۔ عزیزہ مرحومہ بہت مخلص اور جماعتی کاموں میں انتہائی دلچسپی رکھتی تھیں اور جماعتی کاموں کو سب دنیاوی کاموں پر ترجیح دیتی تھیں۔ اسے وفات سے قبل منذر خوابیں بھی آئی تھیں۔ مرحومہ حضرت مسیح موعود کے رفیق حضرت منشی امام دین صاحب کی نسل سے اور سابق ناظر دیوان چوہدری ظہور احمد صاحب کی پوتی نیز مکرم چوہدری سردار خان صاحب آف گجرات کی نواسی تھیں۔ مرحومہ نے مندرجہ ذیل بہن بھائی سوگوار چھوڑے ہیں۔ مکرمہ محمودہ مسعود صاحبہ زوجہ مکرم ملک مسعود احمد صاحب اکائی ریکارڈنگ سنٹر ربوہ والے حال مقیم برطانیہ، مکرمہ مسعودہ خالق صاحبہ زوجہ مکرم عبدالخالق صاحب دارالنصر غربی ربوہ، مکرمہ مولودہ اظہر صاحبہ زوجہ مکرم اظہر احمد ناگی صاحب نیلا گنبد لاہور حال مقیم برطانیہ، مکرمہ خولہ رفیق صاحبہ، مکرم اثمار ظہور احمد صاحب اور مکرم ناصر احمد صاحب، احباب سے مرحومہ کی بلندی درجات کیلئے دعا کی درخواست ہے خدا اسے کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے۔ اور مجھے اور میرے خاوند اور بچوں کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

سیاسی رہنما خلیق الزماں چودھری

سیاسی رہنما اور قانون دان خلیق الزمان چوہدری صاحب 25 دسمبر 1889ء کو لکھنؤ میں ایک معزز گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم لکھنؤ میں حاصل کی۔ ایل ایل بی کی ڈگری علی گڑھ یونیورسٹی سے حاصل کر کے وکالت شروع کی۔ جنگ بلقان کے دوران میں (1912ء) جو طبی وفد ڈاکٹر انصاری کی قیادت میں ترکی بھیجا گیا تھا اس میں آپ بھی شامل تھے۔ 1916ء سے آپ نے باقاعدہ قومی اور اسلامی تحریکوں میں حصہ لینا شروع کیا۔ ابتداء میں انڈین نیشنل کانگریس میں شمولیت اختیار کی اور ہندو مسلم اتحاد کی تبلیغ کی لیکن جب طویل تجربوں کے بعد معلوم ہوا کہ کانگریس صرف ہندوؤں کی جماعت ہے اور اندر سے مسلمانوں کے خلاف ہے تو انہوں نے کانگریس سے استعفیٰ دے دیا اور مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کی۔ 1919ء تا 1926ء مسلم لیگ کے جوائنٹ سیکرٹری رہے۔ پھر مسلم لیگ پارلیمانی بورڈ کے رکن منتخب ہوئے۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے پندرہویں سالانہ اجلاس منعقدہ 1924ء لاہور میں حکومت ہند کے لئے نیا آئینی فارمولا بنانے کے لئے ایک کمیٹی بنائی گئی جس کے ارکان میں قائداعظم، اے کے فضل الحق، سر رضا علی کے علاوہ چودھری صاحب بھی شامل تھے۔ دسمبر 1928ء میں کانگریس سے مذاکرات کے لئے جو وفد تشکیل دیا گیا۔ آپ اس کے رکن تھے۔ مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کے بھی رکن تھے۔ حصول آزادی کے چند سال بعد پاکستان آ گئے۔ پاکستان مسلم لیگ کے صدر رہے۔ 1954ء میں مشرقی پاکستان کے گورنر رہے۔ پھر انڈونیشیا اور فلپائن میں پاکستان کے سفیر رہے۔ محمد ایوب خان کے حامی تھے۔ آزادی کی جدوجہد اور تحریک پاکستان پر ایک کتاب انگریزی میں لکھی جس کا ترجمہ "شاہراہ پاکستان" کے نام سے شائع ہوا۔ 18 مئی 1973ء کو رحلت کر گئے۔ (سائنسدان ڈاکٹر سلیم الزماں صدیقی آپ کے بھائی تھے)

DIARRHOEA POWDER

قے، الٹی، اسہال خصوصاً بچوں اور عموماً بڑوں میں بفضل خدا کامیاب دوا قیمت -/20 روپے طبیبوں کو رعایت

بھٹی ہومیو پیتھک کلینک رحمت بازار ربوہ

0333-6568240

تعارف

تصویرِ فغاں

نام کتاب: تصویرِ فغاں

شاعر: محمد اقبال رانجھا

محمد اقبال رانجھا پرانے اور منجھے ہوئے شاعر ہیں۔ اس سے قبل ان کی تین عدد شاعری کی کتب جرسِ رحیل کارواں، سازِ ہستی اور حضور یاد میں کے نام سے شائع ہو چکی ہیں۔ ان کی شاعری میں عام آدمی کی زندگی کے مختلف تجربات اور مشاہدات کثرت سے ملتے ہیں اور یہ ان کے اظہار کا خوب ملکہ رکھتے ہیں۔ زندگی کے نہایت ہی دقیق فلسفے کو بڑے ہی سادہ اور موثر انداز میں پیش کرنے کا فن بھی انہیں خوب آتا ہے۔ 244 صفحات پر مشتمل عمدہ کاغذ اور خوبصورت سرِ ورق کے ساتھ یہ کتاب یقیناً اردو ادب میں ایک اچھا اضافہ ہے۔ امید ہے کہ شاعری سے دلچسپی رکھنے والے احباب کو یہ کتاب پسند آئے گی۔ ان کے مجموعہ کلام سے چند نمونے کے اشعار پیش خدمت ہیں۔

اک بیج کے دانے کا گلزار و صبا ہونا
کیسا ہے فنا ہونا، کیسا ہے بقا ہونا

فقیر ہوں میں اگرچہ صدا نہیں کرتا
کبھی نمازیں وفا کی قضا نہیں کرتا

حوادث کی آتش سے جو نکل آئیں
بدکتے ہیں خود ان سے نمرود یارا
رہے جن کی نظروں میں اوقات اپنی
وہ ہوتے ہیں ایاز محمود یارا

غم اٹھا کر جو ہمیں اشک کو پینا آیا
تب کہیں جا کے تیرے شہر میں جینا آیا

تشہیر تو ہوئی تھی کسی اور طرح کی
انعام مجھ کو پر ہے ملا اور طرح کا

آسماں پر کہکشاؤں کو نئی ترتیب دے
اور دھرتی کی جبیں پر مہکتے گلزار چھاپ

آنکھ پر بوجھل تھے گو سائے بہت
یاد تنہائی میں وہ آئے بہت

آتے ہیں نظر آج تو یہ خار کی صورت
کھلتے ہیں مگر وقت پہ گلزار کی صورت

یہ اور بات ہے کہیں جائے سکوں نہیں
ویسے ہیں بے شمار شہر میں عمارتیں

(اے۔ ایس۔ قریشی)

☆☆☆

خبریں

سوات آپریشن میں بڑی کامیابیاں ملی ہیں

وزیر اعظم سید یوسف رضا گیلانی نے کہا ہے کہ امن کے لئے سیاسی قیادت اور عوام کی حمایت ضروری ہے جبکہ آرمی چیف جنرل اشفاق پرویز کیانی نے کہا کہ فوج ملکی دفاع اور سلامتی کیلئے ہر وقت تیار ہے۔ سوات آپریشن کے دوران مسلح افواج کو بڑی کامیابیاں ملی ہیں۔ یہ باتیں انہوں نے وزیر اعظم ہاؤس اسلام آباد میں پارلیمانی لیڈرز کو سوات اور مالاکنڈ میں جاری آرمی آپریشن کے بارے میں ان کیمرہ بریفنگ دیتے ہوئے کہیں۔ بریفنگ میں ملک کی پارلیمانی قیادت کو آپریشن کے حوالے سے اعتماد میں لیا گیا۔ اجلاس وزیر اعظم گیلانی کی صدارت میں ہوا۔

فرانس پاکستان کو سول ایٹمی ٹیکنالوجی دینے پر رضامند ہو گیا

فرانسیسی صدر نکولس سرکوزی اور صدر آصف علی زرداری کے درمیان پیرس میں ملاقات ہوئی جس میں فرانس نے پاکستان کو سول ایٹمی ٹیکنالوجی کی منتقلی پر رضامندی ظاہر کی ہے۔ یہ بات دونوں صدور کی ملاقات کے بعد وزیر خارجہ شاہ محمود قریشی نے صحافیوں کو بریفنگ دیتے ہوئے کہی۔ انہوں نے کہا کہ دونوں ملک اس حوالے سے اصولی طور پر رضامند ہو گئے ہیں۔

فورسز کی پیش قدمی جاری، مزید 55 جنگجو ہلاک، متعدد ٹھکانے تباہ

سوات، دیر، بونیر اور مالاکنڈ ڈویژن کے مختلف علاقوں میں سیکیورٹی فورسز کا آپریشن جاری ہے اور فورسز نے مزید علاقوں میں پیش قدمی کی ہے۔ سوات میں جھڑپوں اور بمباری سے مزید 55 جنگجو ہلاک اور 3 اہلکار جاں بحق ہو گئے۔ لوئر دیر میں گولہ باری سے عسکریت پسندوں کے ٹھکانے تباہ ہو گئے جبکہ اہم جنگجو کمانڈر دعویٰ نور کو گرفتار کر لیا گیا۔ فورسز نے جیگا اور جوڑا کا کنٹرول سنبھال لیا۔ ادھر بونیر میں فوج نے متعدد علاقے کلیئر کر دیئے جس کے بعد نقل مکانی کرنے والوں کی واپسی کا سلسلہ شروع ہو گیا اور لوگوں کی بڑی تعداد واپس پہنچ گئی۔

پٹرول ایک ہفتے میں سستا کر دینگے، حکومت موقف سپریم کورٹ میں پیش کریگی

وزیر اعظم کے مشیر برائے خزانہ شوکت ترین نے کہا ہے کہ ایک ہفتے میں پٹرول کی قیمتیں کم کر دی جائیں گی۔ آئندہ مالی سال کے بجٹ میں پٹرولیم کی قیمتوں کے تعین کا نظام مکمل شفاف بنایا جائے گا۔ اسلام آباد میں پریس کانفرنس سے خطاب میں مشیر خزانہ نے بتایا کہ پٹرولیم کی قیمتوں میں کمی کے حوالے سے حکومت سپریم کورٹ میں اپنا موقف پیش کریگی اور اصلاحات کا عمل نہیں رکے گا۔

بجلی کا خسارہ 1500 میگاواٹ سے تجاوز کر گیا

ملک میں پیپکو کے سسٹم میں بجلی کا خسارہ 1500 میگاواٹ سے تجاوز کر گیا۔ پیپکو حکام کے مطابق ملک میں بجلی کی طلب 12625 میگاواٹ جبکہ پیداوار 11 ہزار 110 میگاواٹ ہے۔ طلب اور پیداوار میں 1515 میگاواٹ کے خسارے کو پورا کرنے کیلئے شہروں اور دیہات میں 5 سے 7 گھنٹے لوڈشیڈنگ کی جا رہی ہے۔

ربوہ میں طلوع و غروب 18 مئی

طلوع فجر	4:41
طلوع آفتاب	6:08
زوال آفتاب	1:05
غروب آفتاب	8:02

خالص سونے کے زیورات
Ph:6212868
Res:6212867
Mob: 0333-6706870
فینسی جیولرز
میاں اظہر احمد
میاں مظہر احمد
محسن مارکیٹ
اقصیٰ روڈ ربوہ

خوشخبری
جلسہ سالانہ UK اور جرمنی کے لئے خصوصی رعایت
(یہ پیشکش صرف 30 جون تک کے لئے ہے)
24 گھنٹے بکنگ کی سہولت اور 15 منٹ کے اندر اندر گھر بیٹھے اپنا ٹکٹ حاصل کیجئے نیز کریڈٹ کارڈ کی سہولت بھی موجود ہے۔
سبینا ٹریولز (IATA)
یادگار روڈ ربوہ بالمقابل دفتر انصار اللہ پاکستان
فون: 047-6211211,6213716
فیکس: 047-6215211
اسلام آباد فون: 2829706,051-2821750
موبائل: 0334-6389399
E_mail:sabinatravel@hotmail.com

FD-10